سُنّتِ مسواک

(مسواک کے فضائل وفوائد)

ملک التحریر علامہ مولانا محمد یحییٰ انصاری اشرفی

شیخ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد

مکتبہ انوار المصطفٰے 23-2-75/6 مغلپورہ۔حیدرآباد

Rs. 8

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

﴿وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوۡلُ فَخُذُوۡهُ ۚ وَمَا نَهٰكُمۡ عَنۡهُ فَانۡتَهُوۡا﴾

(الحشر) 'اور رسول (کریم) جو تمہیں عطا فرمادیں وہ لے لو اور جس سے تمہیں روکیں (منع فرمائیں) تو رُک جاؤ (باز رہو)'۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں دَربارِ رسالت ﷺ میں کھڑا کردیا ہے۔ ہمارے لئے نبی کریم ﷺ کی سُنّت کے اتباع کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں۔ زندگی کے ہر شعبہ میں احکام رِسالت کی پابندی کیجئے' انھیں سَر آنکھوں پر رکھیئے اسی میں تمھاری فلاح ہے۔اگر ہمارے دِل محبت رسول ﷺ سے سرشار ہوں گے تو پھر محبوب پاک کی ہر ادا پسند آئے گی' پھر اسی محبت کی بدولت حضور ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری کا جذبہ پیدا ہوجائے گا۔ یہ ایک واضح مسلمہ حقیقت ہے کہ محبّ' اپنے محبوب کا اطاعت گذار ہوتا ہے اگر محبت کا دعویٰ سچا ہو تو اُس کی فرمانبرداری کرے گا۔

سُنّت النبی ﷺ : سُنّت النبی ﷺ سے مُراد وہ طریقہ جسے حضور ﷺ

اختیار فرماتے تھے۔ حضور ﷺ کی سُنّت دَر حقیقت احکام قرآنی کی اطاعت کا عملی نمونہ ہے۔ زندگی کے ہر شعبے میں نبی کریم ﷺ کے طرز عمل پر عمل کیا جانا چاہیے۔ انسان اشرف المخلوقات ہے اُس کے افعال کو شریعت کا پابند کیا گیا ہے اس لئے مناسب ہے کہ جو کام کیا جائے سُنّت کے مطابق کیا جائے۔حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ حضور ﷺ پر جب ایمان لانا واجب ہے تو پھر آپ کی اطاعت واتباع بھی لازم ہوگئی۔

اتباع سُنّت سے دین ودُنیا کی بے شمار برکتیں حاصل ہوتی ہیں۔ دِل کوسکون ملتا ہے' رُوح میں تازگی پیدا ہوتی ہے' ایمان میں استقامت آتی ہے' اسرار ورُموز کی راہیں کھلتی ہیں' رزق میں اضافہ ہوتا ہے' درجات میں بلندی ہوتی ہے' نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے ذات حق کی قربت حاصل ہوتی ہے' اتباع سُنّت سے عشق رسول میں بھی اضافہ ہوتا ہے' اس لئے معلوم ہوا کہ اتباع میں فائدہ ہی فائدہ ہے لہذا ہر شخص کو دِل وجان سے اتباع رسول کی کوشش میں رہنا چاہیئے۔

سُنّت مؤکدہ : وہ عمل ہے جو حضور نبی کریم ﷺ نے ہمیشہ کیا اور شرعی عذر کے بغیر کبھی نہیں چھوڑا' مگر بیانِ جواز کے لئے کبھی چھوڑ بھی دیا' اُسے ادا کرنے میں اجر وثواب ہے البتہ اُسے چھوڑ دینے کی عادت بنالینے میں گنہگاری ہے اس لئے سُنّت مؤکدہ کو ہمیشہ کرنا چاہیئے۔ نمازِ فجر کی دو رکعت سُنّت اور نمازِ ظہر کی چار رکعت فرض سے پہلے اور دو رکعت فرض کے بعد سُنّتیں اور نمازِ مغرب کی دو رکعت سُنّت اور نمازِ عشاء کی دو رکعت سُنّت ۔ یہ نمازِ پنجگانہ کی بارہ رکعت سُنّتیں سب سُنّتِ مؤکدہ ہیں۔

رسول کے تشریعی اختیارات :

کنجیاں تمہیں دیں اپنے خزانوں کی خُدا نے — محبوب کیا' مالک ومختار بنایا
کف دست رحمت میں ہے سارا جہاں — زمیں آپ کی' آسماں آپ کا ہے
خالق کل نے آپ کو مالک کل بنادیا — دونوں جہاں ہیں آپ کے قبضہ واختیار میں
میں تو مالک ہی کہوں' ہو مالک کے حبیب — یعنی محبوب ومُحب میں نہیں میرا تیرا

رسول زمین پر خدا کا نائب ہے۔ احکام‘ تشریع اور تمام فیصلوں میں وہ رب تعالیٰ کی مرضی کے مطابق فیصلے کرتا ہے۔ اس کے اعمال‘ ارشادات‘ یا کسی کے فعل کو دیکھ کر خاموشی اختیار کر لینا ہی اسلامی قانون سازی کی بنیادیں ہیں۔ دیکھو رب تعالیٰ نے اپنے رسولوں کو اپنی عطا سے جو اختیارات تفویض فرمائے ہیں اُن کا بیان کس طرح کرتا ہے :

﴿وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ﴾ (الاعراف)

اور اللہ کا رسول ان کے پاکیزہ چیزیں حلال کرتا ہے اور ناپاک چیزیں حرام فرماتا ہے۔

اس آیت نے فیصلہ کر دیا کہ اچھائی اور بُرائی کا معیار کیا ہے؟ کونسی چیز اچھی اور کونسی چیز بُری ہے؟ نبی کریم ﷺ نے جس چیز کا حکم دے دیا۔ یا جس چیز کو حلال فرما دیا وہ یقیناً اچھی ہے اور جس کو منع فرما دیا یا حرام فرما دیا وہ بلاشبہ بُری ہے۔ اگر کسی چیز کی اچھائی یا بُرائی تمھاری سمجھ میں نہیں آتی ہے تو تم یقین کر لو کہ یہ تمھاری عقل کی کوتاہی اور سمجھ کا قصور ہے۔ یاد رکھو! تمھاری عقل وسمجھ ہزار بار غلطی

کر سکتی ہے مگر فرمانِ مصطفٰی ہرگز ہرگز کبھی غلط نہیں ہو سکتا۔

حضور ﷺ کا اُمت پر خیر خواہ ہونے کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ دِین کے اندر کتنے امور ایسے ہیں جنھیں آپ نے صرف اس لئے قطعی طور پر لازم نہیں کر لیا کہ کہیں اُمت پر فرض نہ ہو جائیں۔۔۔ جیسا کہ آپ کا فرمان ہے کہ اگر اُمت کی مشقت کا ڈر نہ ہوتا تو میں انھیں ہر فرض نماز کے ساتھ مسواک بھی فرض کر دیتا۔ اس حدیث پاک سے مسواک کی فرضیت تو رُک گئی مگر اس کی اہمیت واضح ہوگئی کہ کتنی ضروری ہے۔

ترمذی وابن ماجہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ’’اگر اُمت کی مشقت کا خیال نہ ہوتا تو میں عشاء کو تہائی یا نصف شب تک مؤخر کر دیتا۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

باجماعت نماز تراویح کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے۔ حضور ﷺ نے محض اُمت کی مشقت اور طاقت کے خیال کو ملحوظ رکھتے ہوئے باجماعت نماز تراویح کا بھی اہتمام نہ فرمایا کہ کہیں یہ اُمت پر فرض نہ ہو جائے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد

فرمایا کہ اے لوگو! تم پر حج فرض کر دیا گیا ہے‘ پس حج کرو۔ ایک شخص نے عرض کیا: کیا ہر سال یا رسول اللہ! آپ خاموش رہے‘ حتیٰ کہ اُس شخص نے تین بار یوں ہی کہا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: **لوقلت نعم لوجبت ولما استطعتم** (مشکوٰۃ) اگر میں ہاں فرما دیتا تو حج (ہر سال کے لئے) واجب ہو جاتا اور تم لوگ اس کی طاقت نہ رکھتے۔

اسلام اور پاکیزگی : اسلام نہایت ہی صاف ستھرا مذہب ہے‘ پاکیزگی کو پسند فرماتا ہے‘ پاکی مومن کی فطرت ہے‘ مومن نجس نہیں ہو سکتا۔ نجس تو مشرکین ہوتے ہیں ﴿اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ﴾ (التوبہ) بیشک مشرکین تو نرے ناپاک ہیں۔ اسلام ظاہر و باطن کی پاکیزگی کی تعلیم دیتا ہے جسم کے ساتھ ساتھ اسلام اذہان (فکر و مزاج) کی تطہیر و پاکیزگی بھی چاہتا ہے۔ پاکی کے بغیر اسلامی شریعت میں کوئی عبادت قابل قبول نہیں۔ پاکی نصف ایمان ہے۔ طہارت اسلامی عبادات کا پہلا درس ہے۔ دُنیا کے تمام مذاہب‘ اسلام کے جامع نظامِ طہارت کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہیں۔ پاکی وصفائی نماز کے لئے شرط ہے‘ نماز کے لئے پانی کا پاک

وصاف ہونا‘ بدن کا پاک ہونا‘ لباس کا پاک ہونا‘ نماز پڑھنے کی جگہ پاک ہونا ضروری ہے۔ بدن کی پاکی میں سب سے نمایاں حیثیت منہ کو حاصل ہے۔ مسلمان کا منہ ہر قسم کی بدبو‘ گندگی‘ میل اور جراثیم سے پاک ہونا چاہئے۔ گندگی سے نفرت‘ کراہیت و گھن پیدا ہوتی ہے۔ غذا اور پانی منہ کے ذریعہ ہی سے معدے میں داخل ہوتے ہیں لہذا منہ کی صفائی کو اوّلیت حاصل ہے۔ مسلمان کو چاہئے کہ اپنے مسلمان بھائی کو اذیت و تکلیف نہ پہنچائے‘ اگر کسی کے منہ سے دانتوں اور مسوڑھوں کی خرابی کی وجہ سے بدبو آتی ہو تو دوسرے مسلمان کو تکلیف و کراہیت محسوس ہوتی ہے بلکہ سانس کے ذریعے بیماریاں پھیلنے کا خدشہ بھی ہوتا ہے لہذا پانچوں نمازوں کے لئے وضو کرتے وقت اور حسبِ ضرورت مسواک کرنے سے منہ کی بدبو اور سانس کی بیماری دُور ہو جاتی ہے۔

مسواک کی چھال میں موجود رالی مادہ (Resinous Material) دانتوں کے سخت بیرونی طبقے یعنی نینا (Enamel) کی حفاظت کرتا ہے۔ انسان فطرتاً صحت پسند ہے۔ قیام صحت اس کی بہترین خواہش ہے۔

صحت مند مسوڑھے اور مضبوط دانت ......صحت جسمانی کی بنیاد ہے۔ دانتوں اور مسوڑھوں کی خرابیوں کے سبب لوگ بہت سے امراض میں مبتلا ہوتے ہیں اور دوسروں کو متاثر بھی کرتے ہیں۔

دانتوں کی بوسیدگی اور کرم خوردگی ایسے امراض دانداں ہیں جن سے غفلت کے نتیجے میں دانتوں اور مسوڑھوں کی خرابی مزمن صورت اختیار کر جاتی ہے اور منہ کی بدبو شدید دَرد اور تکلیف کے بعد قدرتی دانت نکلوانے پڑتے ہیں۔ عموماً مسوڑھوں اور دانتوں کی جھریوں میں مضر جراثیم جمع ہو جانے اور غذائی مواد وغیرہ کے سڑنے سے غذا کے ذرات میل کچیل جراثیم وغیرہ کی موجودگی اور اس کے تعفن پذیر ہو جانے سے ایک مادہ پیدا ہو جاتا ہے جو منہ اور دانتوں کے لئے اور صحت جسمانی کے لئے ضرر رساں ہوتا ہے اگر دانت باقاعدگی سے صبح سے پہلے اور کم از کم پانچوں نمازوں کے وقت اور بالخصوص سوتے وقت مسواک سے صاف کر لئے جائیں تو صحت دہن قائم رہتی ہے' مسوڑھے اور دانت صحتمند رہتے ہیں۔ صحت دانداں اور حفظ دانداں کے لئے مسواک سے

بہتر کوئی شئے موجود نہیں ہے۔ مسواک بے شمار امراض کی شافی دوا ہے۔ تمام دُنیا نے طب نبوی کے اس نکتے کو بدرجہ کمال اہمیت دی ہے۔

طب نبوی میں مسواک کا شمار اس کی افادیت کا آئینہ دار ہے۔ جدید تحقیق مسواک کو منہ کی بدبو دُور کرنے کا اچھا اور بہترین آلہ قرار دیتی ہے۔ مسواک نہ صرف مادی (Physical) طور پر دانتوں کو صاف کرتی ہے بلکہ مسوڑھوں میں موجود جراثیم آلائشوں کو بھی نکال دیتی ہے اور خصوصیت کے ساتھ ان نقصان دہ جراثیم کو اپنے جراثیم کش اثرات کے ذریعہ سے ختم کرتی ہے جو مسوڑھوں اور دانتوں کی بوسیدگی کا باعث بن سکتے ہیں۔ جدید تحقیق سے ثابت ہوا کہ درخت مسواک میں جراثیم کش (Anti Bacterial) خواص موجود ہیں۔ دانتوں کی صفائی کے لئے مسواک کا استعمال بیماریوں سے محفوظ رکھنے میں مددگار ہے۔

مسواک (پیلو کے درخت) میں موجود گندگ اپنے جراثیم اور تریاقی اثرات کی بدولت اور منہ کی صحت کی برقراری کے لئے انتہائی اہم ہے۔

یہ حضور نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کی برکت ہے کہ مسلمان جہاں بھی

ہوں منہ کو صاف رکھتے ہیں۔ مسواک دن میں کئی مرتبہ استعمال کرنے سے منہ پاک اور صاف رہتا ہے۔ برش سے دانتوں کی اچھی طرح صفائی کے بعد بھی ان پر میل (Plaque) کی تہہ چڑھ جاتی ہے۔ پابندی کے ساتھ مسواک کرنے والوں کے دانت صحت مند ہوتے ہیں اور ان لوگوں میں دانتوں کی بوسیدگی بھی کم پائی جاتی ہے۔

مسواک انبیاء کی سُنّت ہے : مسواک کرنا انبیاء کی سُنّتوں میں سے ایک سُنّت ہے یعنی جو باتیں پہلے انبیاء کرام کیا کرتے تھے اُن میں سے ایک کام مسواک بھی ہے اس لئے اُسے انبیاء کی سُنّت کہا جاتا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں رسولوں کی سُنّت ہیں ختنہ کرنا' خوشبو لگانا' مسواک کرنا اور نکاح کرنا۔ (ترمذی)

مسواک میں جہاں اور بہت سی خوبیاں ہیں وہاں ایک بڑی خوبی یہ بھی ہے کہ یہ انبیاء علیہم السلام کی سُنّت اور اُن کی عادات میں سے ہے۔ جو لوگ مسواک استعمال کرتے ہیں وہ بڑے خوش قسمت ہیں کہ مسواک کے اور منافع کے ساتھ ساتھ انبیاء کرام کی اس سُنّت کا ثواب بھی حاصل

کر لیتے ہیں۔ اور جو لوگ اپنی سُستی اور غفلت کی وجہ سے مسواک نہیں کرتے وہ بڑے ہی نقصان اور ٹوٹے میں ہیں کہ اور منافع کے ہمراہ انبیاء کی اس سُنّت عظمٰی کے ثواب سے بھی محروم ہو جاتے ہیں۔

تعجب ہے ان لوگوں پر جو مسواک جیسی اہم سُنّت کو ترک کر دیتے ہیں۔ یاد رکھو مسواک کا چھوڑنا بڑا خسارہ اور نقصان ہے۔

مسواک کرنا سُنّت ہے وضو میں' قرآن شریف پڑھتے وقت' دانت پیلے ہونے پر' بھوک یا دیر تک خاموشی یا بے خوابی کی وجہ سے منہ سے بو آنے پر۔ احناف کے ہاں مسواک سُنّتِ وضو ہے نہ کہ سُنّتِ نماز۔ لہذا باوضو آدمی نماز کے لئے مسواک نہ کرے۔ امام شافعی کے ہاں سُنّتِ نماز ہے نہ کہ سُنّتِ وضو (نماز کے شروع میں مسواک کرنے کو مسنون کہتے ہیں)۔ شوافع کے ہاں خون وضو نہیں توڑتا' اگر مسواک سے دانت میں خون نکل بھی آیا تو نماز درست ہوگی ...... لیکن ہمارے ہاں (احناف کے ہاں) بہتا خون وضو توڑ دیتا ہے۔

اگر نماز کے شروع میں مسواک کی جائے تو اس کا خیال ضرور رکھا جائے

کہ خون نہ نکلے' خون نکلنے سے وضوٹوٹ جاتا ہے لہذا مسواک آہستہ آہستہ کی جائے اور صرف دانتوں پر کی جائے تاکہ خون نہ نکلے۔

مسواک کرنے سے رب کی رضا ہے' منہ کی صفائی ہے۔ مسواک کرنے والے سے فرشتے خوش ہوتے ہیں۔ مسواک منہ کی گندگی اور دانتوں کی زردی دُور کرتی ہے۔ بصارت کو تیز کرتی ہے' کھانا ہضم کرتی ہے' بلغم مٹاتی ہے' قرآن پاک کے معنی کی پاکیزگی کو دل میں اُتارتی ہے۔ کلام کی وضاحت وفصاحت بڑھاتی ہے۔ نیکیوں کو بڑھاتی ہے۔ معدہ کو قوی اور مضبوط کرتی ہے' شیطان کو ناراض کرتی ہے۔ پت ختم کرتی ہے۔ موت کی سختی سے بچاتی ہے۔ سَر اور دانتوں کے دَرد میں مفید اور اخراج ریح میں سہولت پیدا کرتی ہے۔ عقل وفہم و یاداشت میں اضافہ کرتی ہے۔ منی کی افزائش ہوتی ہے' کثرت اولاد کی باعث ہے' دماغ کی رگیں پُرسکون رہتی ہیں' قبر کو کشادہ بناتی ہے اور مُردہ کے لئے غمخوار ہوجاتی ہے۔

مسواک کرنے سے اللہ راضی ہوتا ہے :

پاکیزگی میں رضائے الٰہی کا راز مضمر ہے اور مسواک پاکیزگی کا ایک

ذریعہ ہے یعنی یہ اس منہ کو صاف اور پاک رکھتی ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ذکر کیا جاتا ہے حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسواک منہ کی پاکیزگی اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا سبب ہے۔ (نسائی) مسواک کرنے سے دو اہم فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ دُنیوی فائدہ تو یہ ہے کہ مسواک کے استعمال سے منہ صاف شفاف ہوجاتا ہے منہ کی گندگی دُور ہوجاتی ہیں' میل کچیل ختم ہوجاتا ہے۔ اور اُخروی فائدہ یہ ہے کہ اس سے حق تعالیٰ کی خوشنودی جو تمام کائنات کا خلاصہ ہے حاصل ہوتی ہے۔ سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسواک کو اپنے لئے لازم کرلو اور ہمیشہ کرتے رہو کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہے اور اس کی وجہ سے نماز کا ثواب ننانوے گنا یا چارسو گنا بڑھ جاتا ہے۔ (احادیث میں ۷۰ سے ۴۰۰ گنا ثواب کا ذکر ہے) مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنے منہ کو ہمیشہ درود وسلام' ذکر و وظائف میں مشغول رکھے ...... اہلِ ذکر کے منہ کو فرشتے چومتے ہیں لہذا منہ کو بہت ہی پاک وصاف رکھے۔ دانت ہمیشہ صاف' سفید اور چمکدار ہونا چاہئے۔

کھانے سے پہلے اور بعد میں مسواک :

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سونے سے پہلے اور بیدار ہونے کے بعد اور کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد مسواک کیا کرتا تھا جب سے میں نے حضور ﷺ کو (اس کا حکم) فرماتے ہوئے سُنا۔

فرشتوں کو کھانے کے ریزوں سے اذیت ہوتی ہے :

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دونوں فرشتوں پر اس سے زیادہ کوئی چیز گراں نہیں کہ وہ اپنے ساتھی کو نماز پڑھتا دیکھیں اور اس کے دانتوں میں کھانے کے ریزے پھنسے ہوں۔ (الجامع الاحادیث بحوالہ معجم الکبیر)

دانتوں میں کھانے کے ریزے پھنسے ہونے اور دانت صاف نہ ہونے کی وجہ سے فرشتوں کو اذیت پہنچتی ہے لہذا کھانے کے بعد خوب اچھی طرح کلی کرلینا اور کھانے کے پھنسے دانوں کو باہر نکال لینا چاہئے۔ کھانے کے بعد مسواک کرلینے سے نہ صرف کھانے کے پھنسے دانے نکل جاتے ہیں

بلکہ بدبو بھی دُور ہوجاتی ہے اور دانت بھی صاف ہوجاتے ہیں۔

فرشتوں کا قرآن سُننا : سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی رات کے وقت نماز کے لئے اُٹھتا ہے تو اُسے چاہئے کہ مسواک کرے کیونکہ جب کوئی مسواک کے ساتھ وضو کرکے نماز پڑھنا شروع کرتا ہے تو ایک فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہوجاتا ہے اور قرآن مجید سُنتا ہے۔ فرشتہ قرآن مجید کی لذت اور مسواک کی حلاوت سے نمازی کے اس قدر قریب ہوجاتا ہے کہ اس کے منہ کے ساتھ منہ لگا لیتا ہے چنانچہ نمازی جو بھی آیت پڑھتا ہے وہ فرشتہ کے پیٹ میں داخل ہوجاتی ہے۔ (ابن ابی شیبہ)

روزہ دار کے لئے مسواک : ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: روزہ دار کی بہترین عادات (خصلتوں) میں سے مسواک کرنا بھی ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو

روزہ کی حالت میں بے شمار مسواک کرتے ہوئے دیکھا۔ (ترمذی)

دس باتیں فطرت میں شامل ہیں: دس باتیں فطرت میں شامل ہیں ان میں سے ایک مسواک بھی ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دس چیزیں فطرت میں شامل ہیں (۱) لبوں کا کم کرنا (۲) ڈاڑھی کا بڑھانا (۳) مسواک کرنا (۴) ناک میں پانی دینا (۵) ناخن ترشوانا (۶) جوڑوں کی جگہ دھونا (۷) بغلوں کے بال صاف کرنا (۸) زیر ناف بال مونڈنا (۹) پانی احتیاط سے استعمال کرنا یعنی استنجاء کرنا (۱۰) کلی کرنا۔

یہ دس چیزیں بہترین خصائل اور عادات سے ہیں' یہ مسلمانوں کی خاص علامات ہیں۔ فطرت کے معنی سُنّت کے ہیں...... یہ تمام چیزیں مسنون ہیں۔ ان کا کرنا سُنّت اور باعثِ ثواب ہے۔

مسواک کو لازم کرلو: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ مسواک کو لازم کرلو اور اس سے غفلت نہ کرو کیونکہ اس سے چوبیس قسم کے فائدے ~~حاصل ہوتے ہیں ان میں سب سے زیادہ فائدہ یہ~~ ہے کہ مسواک

کرنے سے اللہ راضی ہوتا ہے۔ دولت میں برکت حاصل ہوتی ہے منہ میں خوشبو آجاتی ہے مسوڑھے مضبوط ہوجاتے ہیں۔ اگر سر میں درد ہو تو اُسے سکون ملتا ہے اگر دانت میں درد ہو تو وہ بھی دُور ہوجاتا ہے چہرے کے نور اور دانتوں کی چمک کی وجہ سے فرشتے مصافحہ کرتے ہیں۔

تلاوتِ قرآن کے لئے مسواک: مسواک کی افادیت کے بارے میں سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مسواک کیا کرو کیونکہ یہ قوتِ حافظہ میں اضافہ کرتی ہے اور بلغم دور کرتی ہے۔ تمہارے منہ قرآن کے راستے ہیں انہیں مسواک سے صاف کرو۔

مطلب یہ ہے کہ منہ سے چونکہ قرآن پاک کی تلاوت کی جاتی ہے اس لئے اس کو مسواک سے صاف کرنا چاہئے' خاص طور پر تلاوت قرآن پاک کے لئے کہ اس وقت اس کی طلب زیادہ مؤکد ہوجاتی ہے۔

جمعہ کے دن مسواک کو لازم کرلو: حضور نبی کریم ﷺ نے جمعہ کے خطبہ میں فرمایا: اے مسلمانو ! اللہ تعالیٰ نے اس جمعہ کے دن کو

عید مقرر کیا ہے اس دن غسل کرو اور اگر کسی کے پاس خوشبو ہو تو اس کے لگانے میں کوئی ضرر نہیں لیکن تم پر مسواک کرنا لازم ہے۔ (مسند امام مالک)

ایک حدیث میں حضور ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے جمعہ کے دن غسل کیا اور مسواک کی' خوشبو لگائی' عمدہ کپڑے پہنے پھر مسجد میں آیا اور لوگوں کی گردنوں کو نہیں پھلانگا بلکہ نماز پڑھی اور امام کے آنے کے بعد یعنی خطبہ میں خاموش رہا تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو جو اس سے پورے ہفتے میں ہوئے تھے معاف فرمادیتا ہے۔ (شرح معانی الآثار)

جمعہ کے دن مسواک کرنا خاص طور پر باعثِ فضیلت ہے اسی لئے نہایت اہتمام سے بیان کیا گیا ہے۔ جمعہ اور عیدین میں چونکہ خاص اجتماع ہوتا ہے اس لئے ان دِنوں میں خصوصیت کے ساتھ مسواک کا اہتمام کرنا چاہئے۔

سونے سے پہلے مسواک کرنا سُنّت ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ رات کو سونے سے پہلے اور بیداری کے بعد مسواک استعمال فرماتے تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور ﷺ اس وقت

تک نہ سوتے اور نہ شب باشی فرماتے تھے جب تک مسواک نہ فرمالیتے۔

حضور ﷺ جب آرام گاہ میں تشریف لے جاتے تو مسواک فرماتے تھے۔

ان احادیث میں اگرچہ رات کا ذکر ہے کہ حضور ﷺ رات کو سونے سے پہلے مسواک کیا کرتے تھے لیکن یہ حکم عام ہے رات کے سونے کے ساتھ خاص نہیں' بلکہ جب بھی کسی کو سونے کا ارادہ ہو مسواک کرلینی چاہئے۔ احیاء العلوم میں سونے کے دس آداب ذکر کئے ہیں جن میں سب سے پہلے طہارت اور مسواک کو شمار کیا ہے۔ کشف الغمہ میں علامہ شعرانی نے نقل کیا ہے کہ حضور ﷺ فرماتے تھے جب تم لوگ وتر سے فراغت ہوجایا کرے تو سونے سے پہلے مسواک کرلیا کرو۔

دانتوں کے ڈاکٹرس (Dentist) سب کو نصیحت بلکہ پابند کرتے ہیں کہ سونے سے پہلے دانت ضرور صاف کرلیا کرے کیونکہ غذائی مواد (غذا کے ذرات) دانتوں اور مسوڑھوں میں موجود رہتے ہیں۔ دانتوں کی حفاظت اور صحت کے لئے مسواک سے بہتر کوئی چیز موجود نہیں ہے۔

جاگنے پر مسواک کرنا سُنّت ہے: سوکر اُٹھنے کے بعد مسواک

کرنا سُنّت ہے کیونکہ سوتے وقت منہ میں بدبو پیدا ہوتی ہے اور اس سُنّت کی برکت سے منہ صاف ہوجاتا ہے اور بدبو زائل ہوجاتی ہے اس لئے حضور ﷺ سو کر اُٹھنے کے بعد سب سے پہلے مسواک ہی کرتے۔ حضور نبی کریم ﷺ جب نمازِ تہجد کے لئے کھڑے ہوتے تو پہلے اپنے منہ کو مسواک سے صاف کرتے تھے۔ (مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ جب بھی رات یا دن میں سو کر بیدار ہوتے تو وضو سے پہلے مسواک کرتے۔ (ابوداؤد)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رات کو حضور ﷺ کے قریب وضو کا پانی اور مسواک رکھ دی جاتی تو جب حضور ﷺ رات کے وقت اُٹھتے تو پہلے قضائے حاجت کرتے اور پھر مسواک کرتے۔ (ابوداؤد)

نیند سے بیدار ہونے کے بعد مسواک کرنا سُنّت ہے لہٰذا اس سُنّت کو اپنانا اور اس کی فضیلت اور ثواب کا حاصل کرنا از حد ضروری ہے۔ بیداری کے بعد مسواک کرنے کی حکمت یہ ہے کہ سونے کی حالت میں پیٹ سے

بخارات اور گندی ہوائیں منہ کی طرف چڑھ جاتی ہیں جس کی وجہ سے منہ میں بدبو اور ذائقہ میں تبدیلی ہوجاتی ہے۔ مسواک کرنے سے یہ چیز جاتی رہتی ہے بدبو دُور ہوجاتی ہے' ذائقہ صحیح ہوجاتا ہے۔

ہر مرض سے شفا ہے : ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ مسواک میں موت کے علاوہ ہر مرض سے شفا ہے۔ (دیلمی) حضور ﷺ کی اس مبارک سُنّت پر ضرور عمل کرنا چاہئے تاکہ دِین و دُنیا کے فوائد سے مستفیض ہوسکیں۔ مسواک کرنے والے پر بڑھاپا جلدی نہیں آتا۔ داڑھ کے دَرد کو دفع کرتی ہے۔ آنکھ کی روشنی تیز ہوتی ہے مسواک کی برکت سے پُل صراط پر سے جلدی گذر جائے گا۔

مجھ پر تین چیزیں فرض اور میری اُمت کے لئے سُنّت ہیں:

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں مجھ پر فرض ہیں لیکن میری اُمت کے لئے سُنّت ہیں اُن میں سے ایک مسواک ہے۔ (مدارج النبوۃ)

حضور ﷺ کو اگر اُمت کی مشقت کا ڈر نہ ہوتا تو آپ ہر فرض نماز کے ساتھ مسواک بھی فرض کردیتے۔ آپ نے اُمت کی سہولت اور آسانی کے پیشِ نظر مسواک کو فرض نہیں فرمایا لیکن آپ نے مسواک کی ترغیب بھی مختلف طریقوں سے دی' اور اس کو سُنّت قرار دیا تاکہ اس کے فضائل اور منافع سے محرومی بھی نہ ہو ...... لہٰذا اس عظیم سُنّت پر عمل کرنا چاہئے۔

نماز کا ثواب ستّر (۷۰) درجے زیادہ : رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نماز کے لئے مسواک کی جاتی ہے وہ اُس نماز سے ستر درجہ زیادہ افضل ہوتی ہے جس کے لئے مسواک نہ کی گئی ہو۔ (بیہقی)

اگر ہم وضو کے وقت مسواک کرلیتے ہیں تو ہمیں ایک نماز کے بدلے میں (۷۰) نماز کا ثواب ملتا ہے دیگر بے شمار فوائد بھی حاصل ہوں گے۔

مسواک کی فضیلت کے متعلق حضور ﷺ کا خواب :

حضور ﷺ نے مسواک کے متعلق ایک خواب دیکھا جس سے مسواک کی فضیلت اور اہمیت ظاہر ہوتی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھے

خواب میں یہ دِکھایا گیا کہ میں مسواک کروں۔ میرے پاس دو اشخاص آئے ان میں ایک بڑا تھا دوسرا چھوٹا۔ میں نے چھوٹے کو مسواک دینا چاہی تو اس وقت مجھ سے کہا گیا کہ میں بڑے کو مسواک دوں لہٰذا میں نے ان میں سے بڑے کو مسواک دے دی۔ (بخاری شریف)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہی بات یوں مروی ہے کہ حضور ﷺ مسواک کررہے تھے اور آپ کے پاس دو آدمی تھے جن میں سے ایک بڑا تھا چنانچہ مسواک کی فضیلت میں آپ کی طرف وحی کی گئی کہ بڑے کو مقدم رکھو اور ان دونوں میں سے بڑے کو مسواک دے دو۔ (ابوداؤد)

ان احادیث سے مسواک کی اہمیت کا اظہار ہوتا ہے اسی لئے تو مسواک بڑے کو دینے کا حکم دیا گیا کہ بڑا چھوٹے سے افضل تھا۔

گھر میں داخل ہو کر مسواک کرنا سُنّت ہے : حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ گھر میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے مسواک کیا کرتے تھے۔ (مسلم شریف)

معلوم ہوا کہ مسواک وضو کے علاوہ بھی کرنی چاہئے۔ مرقاۃ وغیرہ میں

ہے کہ مسواک کے (۷۰) فائدے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ اس سے مرتے وقت کلمہ نصیب ہوتا ہے، جسم سے رُوح سہولت سے نکلتی ہے۔ یہ پائیریا سے محفوظ رکھتی ہے۔ گندہ دہنی دور کرتی ہے دانتوں و معدے کو قوی کرتی ہے، آنکھوں میں روشنی دیتی ہے۔ افیون میں (۷۰) بُرائیاں ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ اس سے خرابی خاتمہ کا اندیشہ ہے۔

مسواک سے صحت برقرار رہتی ہے : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مسواک میں دس خصلتیں ہیں۔ دانتوں کی زردی دور کرتی ہے، آنکھوں کی بینائی کو تیز اور مسوڑھوں کو مضبوط بناتی ہے، منہ کو صاف کرتی ہے، ملائکہ خوش ہوتے ہیں، اللہ کی رضا، سُنّت کی اتباع، نماز کے ثواب میں اضافہ، جسم کی تندرستی۔ یہ سب امور حاصل ہوتے ہیں۔

مسواک سے جانکنی کے وقت کلمہ نصیب ہوتا ہے : سیدنا علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب بندہ مسواک کر لیتا ہے پھر نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو

فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہو کر قرأت سُنتا ہے پھر اُس سے قریب ہوتا ہے یہاں تک کہ اپنا منہ اُس کے منہ پر رکھ دیتا ہے۔

مشائخ کرام ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص مسواک کا عادی ہوتا ہے مرتے وقت اُسے کلمہ پڑھنا نصیب ہوگا اور جو افیون کھاتا ہو، مرتے وقت اُسے کلمہ نصیب نہ ہوگا۔

ایک مومن کے لئے بہت بڑی نیک بختی کی بات ہے کہ اس دُنیا سے رخصت ہوتے وقت زبان پر کلمہ طیبہ **لااله الا الله محمد رسول الله** جاری ہو ورنہ شیطان تو ہمیشہ ہی کوشش کرتا رہتا ہے کہ مرتے وقت معاذ اللہ انسان کو کلمہ نصیب نہ ہو اور اس کی عاقبت خراب ہو جائے۔

ہمیں چاہئے کہ ہم مسواک کی عادت بنائیں تاکہ نزع کے وقت بھی سلامتی نصیب ہو۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مسواک کے بعد اسے دھونا سُنّت ہے : حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسواک کرنے کے بعد مجھے دھونے کے لئے دیتے تو میں ھو کر اسی مسواک کو استعمال کرتی اور

دھو کر حضور ﷺ کو واپس کر دیتی۔ (ابوداؤد) اس حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، آپ سے مسواک لے کر دھونے سے پہلے اپنے منہ میں اس لئے پھیر لیتی تھیں کہ حضور ﷺ کے لعاب مبارک کی برکت حاصل ہو اور پھر اُسے دھو کر صاف کر لیتیں۔

جب بھی مسواک کرنا ہو اُسے دھو کر استعمال کریں، مسواک کرنے کے بعد اُسے دھو کر رکھیں۔

مسواک کو بغیر دھوئے مسلسل استعمال کرتے رہنا، یا پھر چلتے پھرتے منہ میں پھیرتے رہنا، یا محفلوں میں بیٹھ کر دوسروں پر تھوک اُڑاتے ہوئے مسواک کرتے رہنا قطعاً مناسب نہیں ہے۔ ایسی حرکتوں سے بھی نفرت اور گھن پیدا ہو جاتی ہے۔ مسواک کو بغیر دھوئے پھیرتے رہنے سے منہ میں مسواک کے ریشے اور تھوک جمع ہوتا رہتا ہے جس کی وجہ سے پاس بیٹھنے والوں کو کراہیت محسوس ہوتی ہے۔ اسلام نظافت اور نفاست کی تعلیم دیتا ہے۔ وضو کے وقت اور حسبِ ضرورت مسواک کرتے رہیں اور پھر دھو کر رکھ دیں۔

حضور ﷺ کا آخری مسواک فرمانا : ایک واقعہ یہ ہے کہ حضور ﷺ نے وفاتِ ظاہری سے قبل مسواک فرمایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے لئے اللہ تعالیٰ کے انعامات میں سے ایک انعام یہ بھی ہے کہ حضور ﷺ کا وصال میرے گھر میں میری باری کے دن ہوا۔ حضور ﷺ میری آغوش اور سینہ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے کہ میرے پاس (میرے بھائی) عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما آئے اور اُن کے ہاتھ میں ایک مسواک تھی۔ میں حضور ﷺ کو سہارا دے رہی تھی، میں نے دیکھا کہ آپ اُن کی مسواک کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ مجھے معلوم تھا کہ آپ مسواک پسند فرماتے ہیں، اس لئے میں نے دریافت کیا کہ آپ کے لئے مسواک لوں۔ آپ نے سرِ اقدس کے اشارے سے فرمایا 'ہاں'۔ چنانچہ میں نے عبدالرحمٰن سے مسواک لے کر آپ کو پیش کی۔ آپ نے استعمال کرنا چاہا لیکن مسواک سخت تھی اس لئے میں نے عرض کیا کہ نرم کر دوں؟ آپ نے سرِ مبارک کے اشارے سے فرمایا 'ہاں'۔ چنانچہ میں نے دانتوں سے چبا کر نرم کر کے حضور ﷺ کو پیش

کردی۔ آپ نے مسواک کو دانتوں پر پھیرنا شروع کیا‘ حضور ﷺ اپنی عادتِ کریمہ سے زیادہ اس مرتبہ مسواک کرتے رہے اس کے بعد مجھے واپس کی تو اللہ تعالیٰ نے اس دُنیا کے آخری دن میں میرے لعاب دہن کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لعابِ دہن میں ملا دیا جو کہ روزِ آخرت کا پہلا دن تھا۔ (مدارج النبوت)

حضور ﷺ کا کثرت سے سوال کرنا : حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بھی حضرت جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے تو انھوں نے مجھے مسواک کرنے کو کہا اور مجھے یہ خیال ہونے لگا کہ کثرتِ مسواک سے منہ کا ظاہری حصہ نہ چھل جائے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ مسواک کے استعمال میں خصوصی دلچسپی لیتے تھے۔

سفر اور اہتمامِ مسواک : ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضور نبی کریم ﷺ سفر فرماتے تو اپنے ساتھ مسواک‘

کنگھا‘ سرمہ دانی‘ آئینہ بھی لے جاتے تھے۔

معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کو مسواک کا بہت زیادہ اہتمام تھا اسی لئے آپ سفر میں بھی مسواک اپنے ہمراہ لیجاتے اور باوجود سفر کی مشقتوں اور تکلیفوں کے اس کو ترک نہ فرماتے تھے۔

مسواک کرنے کا طریقہ :

مسواک دائیں ہاتھ سے کریں‘ پہلے اُوپر کے دانتوں میں مسواک کریں پھر نیچے کے دانتوں میں اس کے بعد پھر اسی طرح بائیں طرف بھی مسواک کریں پھر دانتوں کے اندر کی جانب بھی اس ترتیب سے مسواک کریں۔ جب بھی وضو کریں تو مسواک ضرور کریں۔ اگر کسی وجہ سے منہ کی کیفیت بدل جائے اور بو آنے لگے تو مسواک کرنا سُنّت ہے۔

(کیمیائے سعادت)

مسواک کے مسائل :

(☆) عورتوں کے لئے مستحب یہ ہے کہ مسواک کے بجائے اُنگلی سے

دانت صاف کریں اُن کے مسوڑھے بہت کمزور ہوتے ہیں نقصان پہنچے گا ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس وجہ سے حضور ﷺ کا مسواک اپنے منہ میں پھیر لیتی تھیں کہ لعاب مبارک کی برکت حاصل ہو۔

(☆) بے دانت والا انسان اتنے مقام پر اُنگلی پھیر لیا کرے۔

(☆) مسواک کسی پھول یا پھلدار درخت کی نہ ہو‘ کڑوے درخت کی ہو۔

(☆) مسواک کسی نرم شاخ کی ہونی چاہئے اور سخت بالکل نہ ہو اس سے دانتوں اور مسوڑوں کو تکلیف ہوگی۔

(☆) مسواک موٹائی میں زیادہ موٹی نہیں ہونی چاہئے بلکہ چھوٹی انگلی کے برابر ہو تو زیادہ بہتر ہے۔

(☆) مسواک زیادہ سے زیادہ ایک بالشت لمبی ہو۔ اگر اس سے کم ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(☆) مسواک دانتوں کی چوڑائی پر کی جائے‘ لمبائی پر نہ کی جائے۔

(☆) چت لیٹ کر مسواک نہ کریں اس سے تلی بڑھنے کا خطرہ ہے۔

(☆) بیت الخلاء میں مسواک کرنا مکروہ ہے۔

(☆) مسواک کے ریشے ایک ہی طرف بنائیں‘ دونوں طرف نہ بنائیں۔

(☆) نماز کے وضو کے لئے سُنّت ہے۔

(☆) جب بھی منہ میں بدبو پیدا ہو جائے تو اس کو دور کرنے کے لئے مسواک کرنا سُنّت ہے۔

(☆) مسواک جب قابلِ استعمال نہ رہے تو پھینک نہ دیں بلکہ اُسے کسی محفوظ جگہ پر رکھ دیں یا کسی کنویں یا چلتے وبہتے پانی میں بہادیں۔

(☆) غسل میں بھی مسواک کرنا مسنون ہے۔

(☆) کسی کی مسواک بلا اجازت استعمال کرنا مکروہ ہے۔

(☆) احرام کی حالت میں مسواک کرنا جائز ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں حضور نبی کریم ﷺ کی مبارک سُنّتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سیدالمرسلین

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ